

ڈاکٹر سعید رمضان

حافظ محمد ادریس

اخوان المسلمين کے متاز راہ نما اور دورِ جدید میں دین حق کے بے باک اور حکیم ترجمان ڈاکٹر سعید رمضان ۱۹۹۵ء کو جنیوا میں ۲۹ سال کی عمر میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ إِنَّ اللَّهَ وَإِنَّ اللَّهُ رَأَجُونُ سعید رمضان اپنی ذات میں ایک ابھن تھے۔ انہوں نے مشکلات و مصائب کا طویل دور گزار اگر ثابت قدی سے اپنے راستے پر چلتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے آسانیاں پیدا کیں تو بھی وہ سخت کوشی سے تحریک اسلامی کی خدمت میں ہمہ تن مصروف رہے۔

مصر کے مردم خیز شرط نظام میں ڈاکٹر سعید رمضان ایک متوسط گھرانے میں پیدا ہوئے۔ سعید رمضان بلا کے ذہین، بختنی اور سنجیدہ نوجوان تھے۔ انہوں نے ۱۴۱۶ھ سال کی عمر میں امام حسن البنا کی تقریر سنی اور ثانوی اسکول ہی میں اخوان کی دعوت سے متاثر ہوئے اور طلبہ کے درمیان اخوان کی علامت اور پچان بن گئے۔

سعید رمضان نے ۱۴۲۰ھ سال کی عمر میں قاہرہ یونیورسٹی سے قانون میں ڈگری حاصل کی۔ اس وقت تک طنطا کا یہ عظیم فرزند قاہرہ کے علمی حلقوں میں معروف ہو چکا تھا مگر ہر شخص اسے عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ امام حسن البنا کی دُورَس نگاہوں سے ایسا نوجوان بھلا کیے پوشیدہ رہ سکتا تھا۔ انہوں نے انھیں اپنا پرنسپل سیکریٹری بنایا اور خصوصی توجہ سے ایسا چکایا کہ وہ پوری دنیا کو آخری دم تک دین و علم کی روشنی سے منور کر تارہا۔ سعید رمضان اخوان میں شامل ہوئے تو جلد ہی قائدین میں ان کا شمار ہونے لگا۔ مرشد عام کے معتمدین خاص میں وہ عمر کے لحاظ سے بہت چھوٹے تھے، مگر علم، اصلاح رائے اور وسعت نظر کی وجہ سے بزرگ بھی ان کی قدر کرتے تھے۔ اخوان المسلمين کے قیام کے وقت ہی امام حسن البنا نے شعبہ امور خارجہ قائم کر دیا تھا جس کا مقصد مصر سے باہر عرب اور اسلامی ممالک میں اخوان کا تعارف کرانا اور دیگر خطوں کی اسلامی تحریکوں سے ربط و تعلق قائم کرنا تھا۔

سعید رمضان نے امام کے نمایندے اور اخوان کے سفیر کے طور پر دیگر ممالک کے علاوہ بر صغیر کا بھی سفر کیا۔ انہوں نے بر صغیر اور مشرق بعید کے متعدد دورے کیے اور اپنے دوروں کے تاثرات ہفتہ وار ”الشہاب“ اور ”الملامون“ میں تحریر کیے۔

۱۹۲۸ میں سعید رمضان اخوان نوجوانوں کے ساتھ فلسطین میں جہاد کے لیے گئے۔ ان کے آئیں بر وقت فون پر شاہ عبداللہ نے اردنی فوج بھیجی اور اس وقت بیت المقدس دہشت گردوں سے محفوظ رہا۔ ۱۹۲۸ میں ہی انہوں نے کراچی میں موتمر عالم اسلامی کے اجلاس میں شرکت کی۔ وہ بعد میں کراچی میں ٹھہر گئے۔ ریڈ یو پاکستان کے عربی پروگرام میں تقاریر کیں۔ ان کی ایک کتاب پر لیاقت علی خان نے مقدمہ لکھا۔ انہوں نے پاکستان کے ثانی سفیر کی حیثیت سے عرب ممالک کا دورہ کیا۔ وہ نمایت فخر سے جناح کیپ پہنچتے تھے اور خود کو پاکستانی پانچپورٹ پر کیا۔

سعید رمضان شعلہ نواخیلیب کے ساتھ ساتھ بہت اچھے ادیب اور صحافی بھی تھے۔ الشہاب اور المسلمين ان کے صحافتی کارناموں میں شمار کیے جاسکتے ہیں۔ المسلمين بہت موثر اور رکھتا تھا۔ اس میں مصر کے چوٹی کے ادیب اور علام کے مفہومی شائع ہوتے تھے۔ جمال عبد الناصر کے دور میں اخوان المسلمين پر پابندی لگا دی گئی اور ایک طویل اتنا کا آغاز ہوا۔ ۱۹۵۳ میں فوجی حکومت نے ڈاکٹر سعید رمضان کو گرفتار کر لیا۔ جزل نجیب کی مداخلت پر رہائی کے بعد تحریکی مفاد اور مصالح کی خاطروہ بیرون ملک چلے گئے۔ جلواد طنی کے دور میں مرحوم بیت المقدس، شام، لبنان اور اردن میں قیام پذیر ہے۔

۱۹۵۶ء میں دمشق سے المسلمين کا اجزا کیا۔ اردن کے بعد وہ پاکستان اور سعودی عرب میں بھی پچھے عرصہ رہے۔ زندگی بھروسہ پاکستان اور کشمیر کے ملخص سفیر کے طور پر ہر عالمی کانفرنس میں کشمیریوں کے حق خود ارادت کی پر زور حمایت کرتے رہے۔ انھیں مسلمانوں کے مسائل سے بے پناہ دلچسپی تھی۔ موتمر عالم اسلامی کا احیا ہوا تو ڈاکٹر سعید رمضان مرحوم کافی عرصے تک اس کے جزل سیکریٹری رہے۔ بالآخر اگست ۱۹۵۸ء سوئزیلینڈ میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ یورپ میں ابتدائی مرکز اسلامی میں سے ڈاکٹر

سعید رمضان کا مرکز اسلامی سوئزیلینڈ (قیام: ۱۹۶۱) بہت نمایاں اور مفید ادارہ ثابت ہوا۔ ان کے پیش نظریوپ میں اسلامی مرکز کا ایک سلسلہ تھا۔ میونخ اور لندن میں بھی مرکز قائم کیے۔ انہوں نے دیگر مرکز سے رابطہ قائم کرنے اور اجتماعی ملی مسائل پر یکساں نقطہ نظر کی تشکیل میں ہمیشہ قائدانہ کردار ادا کیا۔ انہوں نے بے شمار عالمی کانفرنسوں میں شرکت کی اور قابل قدر مقالات پیش کیے۔ وہ متعدد کتب کے مصنف بھی تھے۔ جنہیوں میں انہوں نے اپنی کتاب Islamic Law Its Scope and Equity شائع کی جسے لے کے بروہی نے ”سماری دنیا کے مسلمانوں کے لیے اہم کتاب“ قرار دیا۔

ایک طویل عرصہ تک، جب اخوان کی ساری اعلیٰ قیادت جیلوں میں بند تھی، اخوان کے ترجمان پوہی تھے۔ اس عرصے میں تحریکی جدوجہد اور ذاتی مسائل کے باوجود جناب سعید رمضان نے مغربی جرمی سے ٹاؤن میں ڈائئریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ عالم اسلام کا شاید ہی کوئی ملک ہو گا جہاں وہ نہ گئے ہوں۔ صدر انوار السادات کے دور میں جب اخوان پر سے سختیاں کچھ کم ہوئیں تو ایک طویل جلاوطنی کے بعد وہ اپنے وطن ولیس تشریف لے گئے۔ مصری اخوان کی خواہش کے باوجود انہوں نے مرکز الامالی چینیا اور یورپ میں اپنے وسیع منصوبوں کی خاطر مصر ولیس آنے کی بجائے سوئزرلینڈ میں قیام کو ترجیح دی۔

جمال عبد الناصر نے سعید رمضان کو غیر پسندیدہ شخص قرار دے کر مصر میں ان کا داخلہ منوع قرار دے دیا تھا مگر وفات کے بعد جب ان کا جسد خاکی قاہرہ پہنچا تو لوگوں کا بے پناہ ہجوم ان کے استقبال کے لیے موجود تھا۔ ہر آنکھ اٹک بار تھی اور ہر زبان پر سعید رمضان کے لیے داد و تحییں کے الفاظ اور مغفرت کی دعا تھی۔ سعید رمضان کو قاہرہ میں بستین کے قبرستان میں امام حسن البنا شہید کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔ اس موقع پر اخوان کے مرشد عام اور دیگر قائدین نے کہا کہ سعید رمضان کی وفات سے اخوان اور عالمی اسلامی تحریکیں ایک قابلِ محنت اور مخلص، ہمدرد بھلائی سے محروم ہو گئی ہیں۔ ان کا خلا پر کرتا کسی دوسرے فرد کے لیے ممکن نہیں ہے۔

ڈاکٹر سعید رمضان کی الہیہ وفا جو امام حسن البنا شہید کی بڑی بیٹی ہیں، بہت عظیم خاتون ہیں۔ اپنے والد کی شہادت کے وقت ان کی عمر ۸۷ سال تھی۔ انہوں نے اس وقت جس عزیمت کا منظا ہرہ کیا تھا وہ رہتی دنیا تک یاد گار رہے گا۔ ڈاکٹر مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے جہاں بست اعلیٰ کردار اور اعلیٰ حسب و نسب کی بیوی عطا فرمائی وہیں نہیں تقابل، زہیں اور فرمان بردار اولاد بھی بخشی جو دین و دنیا کے ہر میدان میں اعلیٰ کار کر دی کے بायث والدین کے لیے سرمایہ اختار ہے۔ ان کے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ سب سے بڑے صاحزادے ایمن، میڈیکل میں ڈاکٹر ہیں اور سوئزرلینڈ میں اعلیٰ ترین نیورو سرجن ہیں۔ دوسرے نبیر ڈاکٹر ہانی ہیں جو بلند پایہ محقق اور فلسفے میں پی اچ ڈی ہیں۔ جامدہ از ہر میں پروفسر ہیں۔ وہ اخوان کے متاز مفکریں میں شمار ہوتے ہیں۔ تیسرا نبیر طارق ہیں جو بنیادی طور پر صحافی ہیں۔ سوئزرلینڈ میں مقیم ہیں اور وہاں کی مقامی صحافت میں معترض نام رکھتے ہیں۔ وہ پی اچ ڈی بھی کر رہے ہیں۔ بلاں اور یا سر بھی تعلیم یافت نہ ہوں ہیں اور بھی اروہی بھی خواتین میں اسلامی دعوت و تبلیغ کا بہترین تجربہ رکھتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سعید رمضان مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لو احیین کو صبر جیل سے نوازے۔